سوال

(1020)ہاتھ سے بنائی گئی تصویر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ تصویر کا حکم بیان فرمائیں جو ہاتھ سے بنائی جاتی ہیں یا کیمرے سے۔ اسی طرح انہیں دیواروں پر لٹکانا یا بطوریادگیری اپنے پاس محفوظ رکھنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

تصویر جو ہاتھ سے بنائی جاتی ہے حرام ہے بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویریں بنانے والوں پر لعنت کی ہے۔ اور لعنت ہمیشہ کسی بڑے گناہ ہی پر ہوتی ہے۔ اور تصویر بنانے والے نے خواہ اپنے فن میں مہارت کے اظہار کے لیے بنائی ہو یا طالب علموں کی وضاحت کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے، یہ سب حرام ہے۔ لیکن اگ ر اجزائے بدن کی تصویر بنائے جیسے کہ صرف ہاتھ یا صرف سر وغیرہ تو اس میں کوئی نہیں۔

البتہ کیمرے کی تصویر، جس میں ہاتھ کی کوئی خاص حرکت نہیں ہوتی، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ''تصویر'' میں داخل نہیں ہے۔ ([1])

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیمرے سے یہ تصویر کس مقصد کے لیے لی گئی ہے۔ اگر مقصد حرام ہو تو یہ تصویر لینا بھی حرام ہوگا، کیونکہ وسائل کا حکم مقاصد کے ساتھ ہے۔ اور تصویر صرف یاد گیری کے طور پر سنبھال کے رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے بتایا ہے کہ ''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو۔'' (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذاقال احدکم آمین والملائکة فی السماء، حدیث: 3054 و صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان، حدیث: 2106 وسنن النسائی، کتاب الطھارة، باب فی الجنب اذالم یتوضا، حدیث: 261۔) یہ حدیث دلیل ہے کہ گھروں (دکانوں وغیرہ) میں تصویر رکھنا حرام ہے، اور یہی حکم ان کے دیواروں پر لٹکانے کا ہے۔

---

[1] راقم مترجم سمجھتا ہے کہ کہیں اس فتویٰ کی تحریر میں کوئی تحریف نہ ہو گئی ہو۔ واللہ اعلم۔ بہر حال اس میں بہت بڑا تسامح ہے۔ ہم انتہائی ادب واحترام کے ساتھ، ان بزرگوں سے جو کیمرے کی تصویر کو جائز کہہ دیتے ہیں، پوچھ سکتے ہیں کہ "لغت، عرف عوام اور شریعت میں اس چیز کا نام کیا ہے؟ ظاہر ہے کہ تصویر کے علاوہ اس کا اور کوئی نام نہیں۔ اگر یہ تصیر ہی نہیں تو پھر اسے بطور یادگار اپنے پاس رکھنا یا دیواروں پر لٹکانا کیوں ناجائز ہے؟ جبکہ آپ اسے "تصویر" ہی کے مفہوم سے خارج کر رہے ہیں۔ نیز یہ کہنا کہ "اس میں ہاتھ کا عمل دخل نہیں" یہ بات محض وہم ہے۔ کیمرے میں ہاتھ کا بہت زیادہ عمل دخل ہے۔ ہاتھ ہی اسے سیٹ کرتا ہے۔ ہاتھ اور نظر ہی سے اس کا رخ متعین ہوتا ہے۔ ہاتھ ہی بٹن دبا کر

کیمرے کا عمل شروع کرتا ہے۔ ہاتھ ہی اس کے جاری عمل کو بند کرتا ہے۔ اور ہاتھ ہی اس میں فلم ڈالتا اور پھر اس کا حاصل باہر نکالتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے یہ کارروائی دنوں اور گھنٹوں میں ہوتی تھی، اور اب دور جدید کی ترقی اور مشینوں نے اسے منٹوں اور سیکنڈوں میں کر دیا ہے۔

تصویر کا موجودہ بلوائے عام کہ شناختی کارڈ، پاسپورٹ، کرنسی اور دیگر دستاویزات میں اس کی اہمیت اور ضرورت بہت زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ تو اس سے یہ حلال نہیں بن جاتی ہے۔ صرف اضطراری اور مجبوری کی کیفیت میں اس کا بنوانا، حاصل کرنا اور محفوظ رکھنے کی رخصت ہے 'لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا' اس میں بندے کو اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ استغفار کرنا چاہیے اور حتی الامکان احتراز بھی، اور اصحاب حل وعقد کو اس مسئلے کی شرعی حیثیت واضح کرنی چاہیے۔ اور دل سے ان اعمال کو انتہائی مبغوض اور مکروہ جاننا واجب ہے۔ اور بغیر معقول وجہ کے تصویروں کو اپنے پاس سنبھال کر رکھنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اس نیت کے ساتھ ان شاء اللہ بندے کا یہ گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر دل میں اس کے متعلق کوئی نرم گوشہ ہوا تو آدمی ان لوگوں کے ساتھ شریک گناہ ہوگا جنہوں نے اسے مسلمانوں پر مسلط کیا ہے۔ ونسال اللہ العافیۃ۔

اور وہ اسباب ومقاصد جن کے لیے تصاویر کو ناگزیر سمجھا جانے لگا ہے، وہ پہلے بھی تھے مگر مسلموں اور غیر مسلموں سب نے ان ضروریات کا حل تصویر کے علاوہ میں تلاش کیا ہوا تھا۔ بلکہ اب بھی ان ہی ذرائع کے استعمال کو زیادہ کامیاب سمجھا جاتا ہے۔ میرا اشارہ ہے فنگر پرنٹس کی طرف یعنی انگوٹھے اور انگلیوں کے نشانات۔ یہ نشانات علامتی مقاصد کے لیے انتہائی باعتماد اور کامیاب ہیں، جبکہ تصویر بسا اوقات ناکام ثابت ہوتی ہے۔ چونکہ بے خدا تعلیم نے اللہ کی حدود کی پاسداری کو بے قیمت بنانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے اور تصویروں میں کشش پیدا کر دی ہے، تو ہمارے بعض اصحاب علم ان کی کثرت سے متاثر ہو کر اس کو حلال بنانے کے درپے ہو گئے ہیں جو قطعاً درست نہیں ہے۔ الغرض تصویر جان دار اشیاء کی شریعت نے حرام ٹھہرائی ہے اور بہر صورت حرام ہے۔ البتہ بعض صورتوں میں ان کا مواخذہ نہیں ہے مثلاً جب ان کی اہانت ہوتی ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ عمر فاروق السعیدی فضیلۃ الشیخ کا ایک اور فتویٰ اس بارے میں "حرام لباس" کے باب میں بھی گزر چکا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا]

صفحہ نمبر 715

محدث فتویٰ